AL-ILM Journal

Volume 5, Issue 2

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title Qabal az Azdwaj Tibbi Muyaina Aur Ahwal e Shakhsiya (Maqasad e Shariyat ky Tanazur Main)

Author (s): Muhammad Ameer Hamza
Dr. Humayaon Abbas

Received on: 22 March, 2021
Accepted on: 17 Arpil, 2021

Published on: 10 October, 2021
Citation: English Names of Authors, "Qabal az Azdwaj Tibbi Muyaina Aur Ahwal e Shakhsiya (Maqasad e Shariyat ky Tanazur Main)", AL-ILM 5 no 2 (2021):989-111
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

قبل از ازدواج طبی معائنہ اور احوال شخصیہ (مقاصد شریعت کے تناظر میں)

محمد امیر حمزہ*

ڈاکٹر ہمایوں عباس**

Abstract

There are emerging latest methods for diagnosing the diseases, in the contemporary modern advance medication .By the help of these tests, the cure of many fatal diseases ,epidemics is possible ,to a large extant, of the married couples. In result, they can avoid from many complex diseases by virtue of these pre-merriage medical diagnostic tests.Owing to these tests ,they can secure from many fatal and complex diseases by knowing the medical instructions .So there lie many benefits and wisdom in these tests . As far as Islamic point of view is concerned , many Islamic scholars have rejected and discouraged these practices . They have rejected considering them against the trust in Allah almighty .Yet,the underlying purposes and wise instructions found in these tests require true and scholarly invetigation regarding the validation and justification of such pre-marriage diagnostic tests.In this regard , there would be required certain diagnostic conditions and situations which would determine their validation . If those certain conditions and situations in the couples are found,it would be valid and justified in the light of objectives of Shariah.Further, no sort of obligation on the behalf of government would be implemented as a condition for marriage .It is because of the matter of personal health conditions ,which determine doings and not-doings in Islam. As it is an importan canon in Islam. It is a rule in Islamic Jurisprudence that the Islamic instructions and orders always change with the variation of time and space or place.So variation of environmental and personal circumstances require change in the commandments,according to objectives of Shariah.In this connection, equality of observation in this sort of law,regarding pre-marriage diagnostic test,cannot be implemented equally without considering and determining the diversity of the concerns discussed above.

Key Word: Objectives of Shariah,commandments,personal issues, disease,circumstances, diagnose.

*اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ مولانا محمد ذاکر ایسوسی ایٹ کالج امین پور بنگلہ، چنیوٹ

**پروفیسر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

تعارف

عصر قدیم میں شادی سے قبل طبی معائنے کا تصور نہیں تھا کیونکہ اس دور میں مہلک، خطرناک، متعدی، وبائی اور جنسی امراض کی پیشگی جانچ کے لیئے نہ تو وسائل میسر تھے اور نہ ہی اس دور کی طب میں تشخیص امراض کے ایسے آلات تھے جو اب جدید طب میں ایجاد ہو چکے ہیں۔ اس لیئے اس دور میں طبی سطح پر وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے عوام الناس میں شادی سے قبل طبی معائنے کا تصور نہیں تھا۔ جبکہ عصر حاضر میں طبی میدان میں نئی ایجادات کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے مہلک، متعدی اور خاص طور پر جنسی اور جنیاتی امراض کی قابل اعتماد جانچ اور تشخیص ممکن ہے، جس سے قبل از ازدواج علاج کرانے یا مخصوص رشتہ کے طبی سطح پر مضر ہونے کی صورت میں اس رشتہ کو تبدیل کرنے کا انسان کو موقع میسر آتا ہے، جس سے ایک صحت مند نسل کے وجود پذیر ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ حفاظت نسل اہم ترین بنیادی شرعی مقاصد میں سے ایک ہے۔

اس لیئے اس بحث میں شادی سے قبل طبی معائنے کی اہمیت اور اس کی حدود و قیود کو بیان کیا جائے گا۔ لیکن یہ واضح رہے کہ قبل از ازدواج طبی معائنے کا تعلق چونکہ احوال شخصیہ اور فقہ الأسرۃ سے ہے، اس لیئے اس موضوع پر فقہی تحقیق اور استنباط احکام کے لیئے اسے شخصی احوال کی روشنی میں بیان کرنا ضروری ہے، جو کہ فتاوی کی روشنی میں ممکن ہے۔ کیونکہ فتاوی میں مستفتی کے شخصی، علاقائی اور معاشرتی حالات کے بدلنے سے فتاوی میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا اس موضوع پر تحقیق کے لیئے شخصی احوال کی تبدیلی کو جانچنے کی غرض سے کویت کے فتاوی "الدرر البهية" کو منتخب کیا گیا ہے، جس کی وضاحت کے طور پر بعض ضروری مقامات پر بعض دیگر فتاوی جات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

لہذا یہ تحقیق، مقاصد شریعت کی روشنی میں مکمل کی گئی ہے۔ کیونکہ شخصی احوال کے بدلنے سے مقاصد شریعت کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ اور اجتہاد اور استنباط احکام کے عمل کے لیئے مقاصد شریعت سے اعتناء ضروری ہوتا ہے، ورنہ استنباط احکام کے عمل سے حاصل شدہ شرعی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں مکلفین، حرج و مشقت اور ضرر شدید کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لیئے زیرِ نظر تحقیق کو شخصی احوال اور مقاصد شریعت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

۱۔رتیبہ سعیدی نے "اثر الأمراض الوراثیۃ علی احکام الزواج" کے عنوان سے ایم اے اسلامیات کا مقالہ لکھا جو انہوں نے جامعۃ السعید سے 2015ء میں مکمل کیا۔اس مقالہ میں مقالہ نگار نے موروثی امراض کے شادی کے احکام پر اثرات کو فقہ المقارن کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

۲۔عائشہ محمد صدقی موسی نے ڈاکٹر جمال محمد حشاش کی زیر نگرانی ایم۔اے علوم اسلامیہ کا مقالہ "اثر الأمراض المزمنۃ علی الحیاۃ الزوجیۃ فی الفقہ الاسلامی" کے عنوان سے لکھا جو جامعۃ النجاح، فلطین میں ۲۰۱۴ء میں جمع کرایا گیا۔

۳۔ڈاکٹر عبد الحمید قضاۃ نے "الفحص الطبی قبل الزواج" کے عنوان سے تحقیقی مضمون لکھا جسے دائرۃ المکتبۃ الوطنیۃ نے 2003ء میں شائع کیا۔اس میں مضمون نگار نے شادی سے قبل طبی معائنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور سرکاری سطح پر اسے عوام پہ لازم کرنے کی مخالفت کی ہے۔

۴۔ڈاکٹر موسی مرمون، پروفیسر جامعہ قسطنطنیہ، جزائر نے "الفحص الطبی قبل الزواج: مستجدات قانون الأسرۃ" کے عنوان سے تحقیقی مضمون لکھا جو مجلۃ العلوم الانسانیۃ میں 2014ء میں شائع ہوا۔اس مقالہ میں شادی سے قبل طبی معائنے پر فلسطین کے عائلی قوانین کی روشنی میں مضمون نگار نے اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔

۵۔مفتی صفوان محمد عضیبات نے "الفحص الطبی قبل الزواج" کے عنوان سے ایم۔اے اسلامیات کا مقالہ لکھا جسے دائرۃ المکتبۃ الوطنیۃ، اردن نے 2009ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔اس مقالہ میں اردن کے عائلی قوانین اور شرعی احکام کا تقابل کر کے عائلی قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

۶۔ڈاکٹر یاسین محمد غادی، پروفیسر جامعہ موتہ، اردن نے "شروط الفحص الطبی من منظور شرعی" کے عنوان سے تحقیقی مضمون لکھا جو مجلہ جامعہ دمشق کی جلد 17، شمارہ نمبر 1 میں 2001ء میں شائع ہوا۔اس مقالہ میں مضمون نگار نے قبل از ازدواج طبی معائنے کو عین شریعت اسلامی کے مطابق قرار دیا ہے۔

اس تمام مواد میں شادی سے قبل طبی معائنے کو یا تو فقہ اسلامی اور یا پھر عائلی قوانین کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جبکہ اس موضوع کا اصل تعلق شخصی احوال سے ہے۔کیونکہ احوال شخصیہ اور مقاصد شریعت کے تقاضوں کے بدلنے سے قبل از ازدواج طبی معائنے کے احکام بھی بدل جاتے ہیں۔اس لیئے اس مضمون میں شادی سے قبل طبی معائنے کو احوال شخصیہ اور مقاصد شریعت کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔

قبل از ازدواج طبی معائنہ کے شخصی احوال اور فتاوی

اس بحث میں نمونہ کے طور پر کویت کے فتاویٰ الدرر البھیہ کو لیا گیا ہے تاکہ فتاوی میں مختلف مستفتی حضرات کے شخصی احوال کے بدلنے کے ساتھ فتاوی میں تبدیلی اور مقاصد شریعت کے کردار کا جائزہ لیا جا سکے۔لہذا مذکورہ مجموعہ فتاوی میں اس موضوع پر چند مباحث کو ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق شادی سے قبل معائنے اور اس سے متعلقہ دیگر مسائل سے ہے۔

ا۔ قبل از ازدواج معائنہ

قبل از ازدواج طبی معائنہ میں بہت سے شرعی مقاصد، حکمتیں اور مصالح پوشیدہ ہیں کیونکہ اس سے حفاظتِ نسل، حفاظتِ مال اور ضرر سے بچنے کے مقاصد کار فرما ہیں۔لہذا شادی سے قبل طبی معائنے سے زوجین، مقاصد نکاح کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالی کے اس فرمان کے مصداق

"وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً"[1]

(اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔)

لہذا شادی سے قبل طبی معائنہ کرانے سے نکاح کا خواہش مند جوڑا نکاح کے مابعد ہونے والی بہت سی دشواریوں سے بچ جاتا ہے۔[2]

اسی طرح منتخب فتاویٰ میں بھی قبل از ازدواج طبی معائنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔[3]

اگرچہ شادی سے قبل طبی معائنے کے کچھ سلبی اور منفی پہلو بھی ہیں کہ اس معائنے کے نتائج بعض اوقات درست نہیں ہوتے یا معائنے کے عمل میں کوتاہی واقع ہو جاتی ہے جس سے بعض اوقات دو خاندانوں میں بدگمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔جیسا کہ حدیث قدسی ہے

"ان ابی هريرة قال قال رسول الله يقول الله تعالى أنا عند حسن ظن عبدی بی و أنا معه"[4]

(حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے حسن ظن کے قریب ہوں جو اسے میرے ساتھ ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوں۔)

لہذا شادی سے قبل طبی معائنہ، توکل علی اللہ کے خلاف ہے۔لیکن چونکہ اس میں کئی مصالح بھی پوشیدہ ہیں جیسے حمل، بعد از ولادت بچے کی صحت اور زوجین کے متعدی بیماریوں سے محفوظ ہونے کی مصلحتیں۔لہذا علماء نے اس بنیاد پر اور مقاصد شریعت کے تقاضوں کی وجہ سے اس کے جواز کا قول کیا ہے۔[5]

لہذا فتاویٰ میں اسے مستحسن قرار دینا مقاصد شریعت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اسی طرح ایک فتوی میں قبل از ازدواج طبی معائنے کے حکم کو "لا مانع منه شرعا"[6] (شریعت میں اس سے کوئی ممانعت نہیں۔) کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس فتوی کا مقاصدی جائزہ یہ ہے کہ بادی النظر میں قبل از ازدواج طبی معائنہ ناجائز معلوم ہوتا ہے بایں طور کہ یہ توکل علی اللہ کے خلاف ہے۔ نیز اس سے اگر کوئی بیماری ثابت ہو جائے تو بعض اوقات دو قریبی خاندوں میں جدائیاں بڑھنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے حتی کہ صلہ رحمی، جس کی اللہ تعالی نے اس قدر تاکید فرمائی ہے:

"وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ"[7]

(اور فاسق اس کو توڑتے ہیں جس کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے)

نیز اس معائنہ کے ناپسندیدہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بعض اوقات اس کے نتائج مشین وغیرہ کی خرابی کی وجہ سے درست نہیں آتے۔ لیکن ان تمام کراہتوں کے باوجود مذکورہ فتوی میں اسے شریعت کے موافق قرار دیا گیا ہے اور یہ مقاصد شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ کیونکہ اس میں ان کراہتوں کے ساتھ ساتھ کافی مصالح بھی پوشیدہ ہیں۔ اگر اس قضیہ کو مقاصد شریعت کی روشنی میں دیکھا جائے تو ہمیں اس میں مصالح کے ساتھ ساتھ مقاصد شریعت اور مقاصد نکاح بھی کار فرما نظر آتے ہیں جنہیں دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ زوجین سے متعلقہ مقاصد و مصالح

(الف) زوجین سے متعلقہ مقاصد کی حفاظت

اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ قبل از ازدواج طبی معائنہ سے بہت سے جنسی امراض سے متعلق زوجین کو راہنمائی مل جاتی ہے جس سے نکاح کے مقاصد کے حصول میں آسانی میسر آتی ہے۔[8] اسی طرح یہ اللہ تعالی کی بہت بڑی حکمت ہے کہ اس نے زن و شوہر میں سے ہر ایک میں تخلیق، صلاحیت اور خواص کے لحاظ سے الگ الگ اوصاف رکھے ہیں تاکہ ان دونوں کے رشتہ ازدواج سے منسلک ہونے کے بعد دونوں کو ایک دوسرے کی طبعی ضرورت محسوس ہو اور دونوں میں محبت و مودت، رحمت اور تسکین کے مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے اور ایسے مقاصد نکاح کو خود اللہ تعالی نے اپنی کتاب حکمت میں بیان فرمایا ہے:

"هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا"[9]

(اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا فرمایا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے سکون حاصل کر سکے۔)

(ب) حفاظت نسل کے مقصد کا حصول

نسل کی حفاظت، شریعت کے مقاصد کلیہ خمسہ میں سے ایک ہے جن پر مقاصد شریعت کی بنیاد قائم ہے۔ جس سے مراد اولاد کی صحت و سلامتی کے حصول کے لیے تمام وسائل بروکار لانا اور ان تمام وسائل اور اسباب کو ترک کر دینا جو اس مقصد کے حصول میں رکاوٹ بنیں۔ گویا ایجابی اور سلبی ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے حفاظتِ نسل کو شریعت اسلامیہ میں مقدم رکھا گیا ہے۔[10]

لہذا حفاظتِ نسل کے مقصد کو باری تعالیٰ نے اپنی کتاب حکمت میں یوں بیان فرمایا ہے

"وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ أَزۡوَٰجٗا وَجَعَلَ لَكُم مِّنۡ أَزۡوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةٗ"[11]

(اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیئے۔)

لہذا اللہ تعالی نے بچوں کو دنیا کی زینت قرار دیا ہے اس لیے ان کی حفاظت و بقاء شرعی مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد ہے جس کی حفاظت ضروری ہے اور یہ حفاظت اسی صورت میں ہی ممکن ہے جب زوجین وراثتی، جنیاتی اور دیگر ایسے متعدی اور غیر متعدی امراض سے سلامت ہوں جو دوران حمل یا بعد از ولادت بچوں کی صحت و سلامتی کے لیے مضر ہوتے ہیں۔ لہذا قبل ازازدواج طبی معائنے میں اگر ایسے امراض ثابت ہو جائیں تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو اگر وہ امراض قابل علاج ہیں تو ان کا علاج کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسے امراض کا علاج ممکن نہ ہو لیکن نکاح کی خواہش رکھنے والے جوڑے کو نکاح سے روک کر کسی اور رشتہ سے اس کا علاج ممکن ہو تو ان کی راہنمائی ہو جاتی ہے اور اس طرح حفاظت نسل کے مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔[12]

اس لیے شادی سے قبل طبی معائنے سے نہ صرف حفاظتِ نسل بلکہ اس کے ساتھ ساتھ حفاظتِ جان کا شرعی مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات زوجین کی بیماریوں کی وجہ سے بچے کی موت کے خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔[13] اسی طرح اس معائنہ سے مرد وعورت شادی سے پہلے امراض سے واقف ہو جانے کی وجہ سے شادی کے بعد پیدا ہونے والی ناچاقیوں اور قباحتوں سے بچ جاتے ہیں۔ لہذا منتخب فتاویٰ میں اسی حفاظت نسل کی غرض سے اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔[14]

۲۔ معاشرے سے متعلقہ مقاصد و مصالح کی حفاظت

قبل ازازدواج طبی معائنے سے معاشرے سے متعلقہ بھی کافی مصالح اور مقاصد حاصل ہوتے ہیں جن میں مال کی حفاظت سب سے اہم شرعی مقصد ہے جو مقاصد کلیہ خمسہ میں شامل ہے۔ اس معائنے سے مال کی حفاظت بھی

ممکن ہو سکتی ہے کیونکہ بعض وراثتی امراض کے ثبوت کے بعد اگر مرد یا عورت طے شدہ رشتہ چھوڑ کر کسی سالم شخص سے شادی کرتے ہیں تو ان کے بچوں کے صحیح وسالم پیدا ہونے کے امکانات کافی زیادہ ہوتے ہیں۔[15]
اور اس طرح شادی کے بعد علاج پر ہونے والے اخراجات سے زوجین بچ جاتے ہیں اور متبادل رشتہ کی تلاش کی صورت میں ایسے مرض کے مزید معائنے اور علاج کے اخراجات سے حکومت اور دیگر ایسی تنظیموں کے غیر ضروری اخراجات میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور یوں اس معائنے سے حفاظتِ مال کا اہم ترین شرعی مقصد پورا ہو جاتا ہے۔[16]
لہٰذا منتخب فتاویٰ میں جو یہ دعوی کیا گیا ہے کہ قبل از ازدواج طبی معائنے سے بہت سے معاشرتی مصالح کا حصول بھی ممکن ہو جاتا ہے جیسا کہ کویت کے فتاوی میں مذکور ہے

"أما الأمراض المعدية للنسل أو الخطيرة على السلامة العامة للمجتمع فلا يجوز لأحد من الزوجين أو الولي أو المأذون أو القاضي أو الطبيب أو أي من أولي الأمر الموافقة عليه"[17]

(بہر حال اگلی نسلوں تک متعدی ہونے والی بیماریوں یا معاشرے کی عام سلامتی کے لیے خطرہ بننے والی بیماریوں کی موجودگی میں زوجین میں سے کسی ایک یا ولی امر یا ولی کی طرف سے اجازت یافتہ یا قاضی یا ڈاکٹر یا کسی ولی امر کو ایسے نکاح پر موافقت کی اجازت نہیں۔)

اس سے معلوم ہوا کہ قبل از ازدواج طبی معائنہ میں پائی جانے والی مذکورہ قباحتوں کے باوجود بھی منتخب فتاویٰ میں اسے جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ معاشرے کی عمومی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والی بیماریوں کی صورت میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور مقاصد شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ طبی معائنہ کرانے میں ضرر کم ہیں جبکہ اس کی بہ نسبت معائنہ نہ کرانے میں ضرر شدید ہے کیونکہ مشہور مقاصدی قاعدہ ہے:

"الضرر الأشد يزال بالضرر الأخف"[18]

(نسبتاً زیادہ شدید ضرر کو خفیف ضرر برداشت کرتے ہوئے زائل کیا جائے گا۔)

اس قاعدہ کی مزید وضاحت ابن تیمیہؒ کے اس قول سے ہوتی ہے

"فان الشريعة جاء ت بتحصيل المقاصد و تكميلها و تعطيل المفاسد و تقليلها بقدر الامكان، و مطلوبها ترجيح خير الخيرين اذا لم يكن أن يجتمعا جميعاً، ودفع شر الشرين اذا لم يندفعا جميعاً"[19]

(بیشک شریعت، مصالح کے حصول اور ان کی تکمیل اور مفاسد کی تعطیل اور ان کو بقدر امکان کم کرنے کے لیے آئی ہے۔ اور شریعت کا مطلوب، دو اچھائیوں میں سے زیادہ اچھی کو ترجیح دینا ہے جبکہ ان دونوں کا ایک ساتھ

حصول ناممکن ہو۔ اسی طرح دو برائیوں میں سے جب دونوں سے بچنا ممکن نہ ہو تو زیادہ بڑے شر کو پہلے دور کرنا شریعت کو مطلوب ہے۔)

اس لیے شادی سے قبل طبی معائنے کا جواز شریعت کے مقاصد اور اس کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اسی طرح اس معائنے سے ایک اور بھی مقصدِ نکاح کا حصول ممکن ہو جاتا ہے اور وہ ہے زمین کی آباد کاری۔ کیونکہ تخلیقِ انسان کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہے اور یہ مقصد، زمین کی انسانوں کے ساتھ آباد کاری کے ذریعہ سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہذا یہ مقصد، حفاظتِ نسل اور اس کی کثرت سے ہی حاصل ہو گا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا"[20] (اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں بسایا۔)

اس سے معلوم ہوا کہ قبل از ازدواج طبی معائنے کا تعلق چونکہ احوالِ شخصیہ کے باب سے ہے اس لیے اس سے متعلقہ فقہی احکام حالات، وقت، زمان و مکان اور لوگوں کے شخصی احوال کے بدلنے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ اسی لیے منتخب فتاویٰ میں بھی ان سے متعلق مختلف فتاویٰ ملتے ہیں مثلاً الدرر البھیۃ من الفتاویٰ الکویتیہ میں ایک جگہ پر اسے مستحسن قرار دیا گیا ہے جبکہ اسی فتاویٰ میں دوسری جگہ پر اس سے متعلق کہا گیا ہے کہ اس میں کوئی شرعی مانع نہیں اور ایک جگہ پر اس سے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ واجب ہے۔ لہذا فتاویٰ میں اس سے متعلق متعدد احکام اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ مستفتی کے احوال کے بدلنے کے ساتھ اس کے احکام بھی بدلتے رہتے ہیں۔

اس لیے ان سے متعلقہ مقاصد اور مصالح بھی مستفتی کے شخصی احوال کے بدلنے کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ لہذا قبل از ازدواج طبی معائنے کے سلبیات میں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان سلبیات کا تعلق بھی محض شخصی احوال سے ہے جو اسے علی الاطلاق ناجائز قرار دینے کے لیے ناکافی ہیں کیونکہ ان کے مقابلہ میں اس سے متعلقہ مقاصد اور مصالح زیادہ قوی اور مضبوط ہیں۔

حکومت کی طرف سے قبل از ازدواج طبی معائنے کو لازم کرنے کا اقدام

حکومت کی جانب سے شادی سے قبل طبی معائنے کو لازم کرنے کے حوالے سے مذکورہ فتاوی میں متعدد اقوال ملتے ہیں۔ مثلاً فتاوی کویتیہ میں اس سے متعلق کہا گیا ہے

"ويصبح واجبا اذا أمر به ولي الأمر"[21] (جب ولی امر حکم دے تو یہ واجب ہے۔)

اسی طرح منتخب فتاوی میں شادی سے قبل ایڈز کے ٹیسٹ کو حکومت کی جانب سے لازم قرار دینے سے متعلق کہا گیاہے کہ شادی کے خواہش مند شخص پر واجب ہے کہ وہ شادی سے قبل ایڈز کے مرض میں مبتلا نہ ہونے کی طبی سند مہیا کرے۔[22]

ان فتاوی میں بہر حال حکومت کی جانب سے طبی معائنے کو لازم کرنے کے عمل کو ناجائز قرار نہیں دیا گیا البتہ اس کے جواز کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اگر مقاصد اور مصالح کی روشنی میں ان فتاوی میں غور کیا جائے تو حکومت کی جانب سے اسے لازم کرنے میں اس کے کچھ سلبیات بھی ہیں۔ مثلا یہ کہ حکومت کی جانب سے اسے لازم کرنا اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے منافی ہے چونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ میں بندے کے حسن ظن کے قریب ہوں جو اسے میرے ساتھ ہے۔[23]

نیز یہ انسان کی شخصی آزادی کے خلاف ہے جبکہ حضرت عمر فاروقؓ کا مشہور قول ہے:

"متى استعبدتم الناس وقد ولدتهم أمهاتهم أحراراً"[24]

(تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنالیاہے جبکہ ان کی ماؤں نے تو انہیں آزاد جنا تھا۔)

اس لیے اسے لازم کرنے میں بہت سی مالی اور نفساتی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ مثلا یہ کہ اس معائنہ میں بیماری کے ظاہر ہونے کے باوجود ایک فریق کارشتہ کرنے پر اصرار ہو جب کہ دوسرے کا انکار۔ کیونکہ ہر شخص کو حق احترام واکرام حاصل ہے۔ جبکہ وراثتی یا متعدی بیماری کے ظہور کی صورت میں ایسے شخص کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ لیکن دوسری جانب اس معائنہ کو لازم کرنے کے مقاصد اور مصالح میں غور کیا جائے تو ان سلبیات کو نظر انداز کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے

"فر من المجذوم فرارك من الأسد"[25] (جذام کے مریض سے اس طرح بچ جس طرح تو شیر سے بچتا ہے۔)

لہذا ایسی متعدی بیماریوں کی خبر تو طبی معائنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لیے قبل از ازدواج طبی معائنے کو حکومت کی جانب سے لازم قرار دینے سے بہت سی متعدی بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔ اور اس کے جواز پر یہ حدیث مبارک بھی دلالت کر رہی ہے:

"لاضرر ولاضرار"[26] (نہ نقصان میں پڑنا اور نہ ہی نقصان پہنچانا ہے۔)

اس لیے قبل از ازدواج طبی معائنے کو لازم قرار دے کر بہت سے مضر اور متعدی امراض سے بچا جا سکتا ہے اسی طرح اس معائنے سے خاص طور پر جنیاتی اور وراثتی امراض جو کہ اولاد میں منتقل ہو کر مسلسل ضرر کا باعث بن سکتے ہیں، ان سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مقاصد و مصالح کے باب میں علماء میں ایک فقہی قاعدہ مشہور ہے:

"تصرف الامام على الرعية منوط بالمصلحة"[27]

(امام و حاکم کا اپنی رعیت پر تصرف کسی مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔)

لہٰذا حکومت کی جانب سے یہ معائنہ لازم کرنے میں ملک و قوم کی کافی مصلحتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اس لیے حاکم اسے لازم کرنے میں خاص حالات میں بعض اوقات مجبور ہو جاتا ہے۔ جس کے مصالح پہلے گزر چکے ہیں۔ لیکن یہ واضح رہے فقہ اسلامی میں کسی قضیہ کے جائز اور اس کے واجب ہونے میں بہت بڑا فرق ہے کیونکہ منتخب فتاوی میں اس کے جواز کا قول تو کسی حد تک درست ہے۔ لیکن اسے واجب اور طبی معائنہ نہ کرانے کو قابل تعزیر جرم قرار دینا بھی مصالح کے خلاف ہے جیسا کہ کویت کے ایک فتوی میں اسے بیان کیا گیا ہے۔[28]

لہٰذا حکومت کی جانب سے قبل از ازدواج طبی معائنے کو لازم کر کے اس کی خلاف ورزی کو قابل تعزیر قرار دینا درست نہیں کیونکہ شخصی احوال کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے مقاصد اور مصالح میں بھی تغیر و تبدل واقع ہوتا رہتا ہے مثلاً جس خاندان یا علاقہ میں ایسا کوئی متعدی، وراثتی یا جنیاتی مرض کبھی ظاہر ہی نہیں ہوا، وہاں شادی سے قبل طبی معائنہ کو لازم قرار دینا بلکل ہی درست نہیں جبکہ زمانہ قدیم سے یہ تجربہ آرہا ہے کہ لوگ بغیر کسی پیشگی معائنہ کے نکاح کرتے چلے آرہے ہیں لیکن ان میں ایسے وراثتی اور متعدی امراض نہ ہونے کے برابر رہے ہیں۔

البتہ کسی خاص علاقہ میں جہاں جنسی اتصال سے متعدی امراض کے بڑھنے کا خوف ہو یا جنیاتی اور وراثتی امراض سے پیدا ہونے والے بچوں کو ضرر شدید کا خطرہ ہو، ایسی صورت میں حکومت کی جانب سے صرف اسی خاص علاقہ میں اسے لازم قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں اسے قابل تعزیر پھر بھی شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نکاح، زوجین کا حق ہے جو ان دونوں کی باہمی رضامندی سے طے پاتا ہے اس لیے اگر زوجین ایسی بیماری کے باوجود بھی نکاح پر رضامند ہوں تو مرض کے مکمل علاج تک وہ منع حمل کی رخصت پر عمل کر سکتے ہیں۔[29]

لہٰذا خاص حالات اور خاص علاقہ میں یہ معائنہ لازم کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کی حیثیت واجب کی پھر بھی نہیں ہو گی۔

نتیجہ بحث

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ منتخب فتاوی میں عیوب کے ظاہر ہونے پر فسخ نکاح کے اختیار اور عدم اختیار سے متعلق ہر دو قسم کے فتاوی ملتے ہیں۔ جبکہ بعض فتاوی میں چھوٹے چھوٹے امراض کے ظہور کی صورت میں بھی فسخ نکاح کے اختیار کا قول کر دیا جاتا ہے۔[30] اور دیگر بعض میں بڑے امراض کی موجودگی میں بھی نکاح کرنے اور اسے فسخ نہ کرنے کا قول کر دیا گیا ہے۔ اور ایسا کرنے کو عین توکل علی اللہ قرار دیا گیا ہے۔[31]

حالانکہ فسخ نکاح کے باب میں مطلق فسخ کے اختیار ہونے یا نہ ہونے کا قول کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ فسخ نکاح کا اختیار صرف مقاصد نکاح اور اس کے مصالح کے فوت ہونے کی صورت میں ہی کیا جاتا ہے۔ جس سے زوجین یا ان میں سے کوئی ایک اپنے اس حق سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر ایسے امراض کا تعلق معاشرے کی عمومی سلامتی سے ہو، مثلاً ایڈز اور کینسر وغیرہ کے امراض، تو ایسی صورت میں زوجین کو اپنے حق خیار سے دستبردار ہو نے کا حق بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ضرر اور حرج، متعدی ہوتا ہے جس سے زوجین کے علاوہ دوسروں کو بھی ضرر لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔[32]

اور اگر مرض متعدی نہ ہو لیکن زوجین میں سے کسی ایک کے لیئے مضر ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی: اگر تو فریق ثانی اس مرض کے ساتھ اس نکاح پر راضی ہے تو اس سے فسخ کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ اس مرض کی موجودگی میں اپنے رفیق ثانی کے ساتھ رہنے پر رضامند نہ ہو تو وہ فسخ نکاح کے اپنے اس اختیار کو استعمال کر سکتا ہے۔ لہذا اس تمام بحث سے سب احکام کی صحت کا دار و مدار مقاصد شریعت اور شخصی احوال کے اعتبار پر موقوف ہے۔

حوالہ جات(References)

1 سورۃ الروم:21

Al-rūm:21

2 آبوکیلہ، عبد الفتاح، **الفحص الطبی قبل الزواج وأحکامہ الفقہیہ المتعلقہ**،(دار الفکر الجامعی، اسکندریہ، 2008م)، ص:107

Abu keelah,’bd ul-fatah,*alfahs Al- tibee qabal al-ziwaj wa ahkamoho al-fiqhiyyahal-mut’liqah*,(dār al-fikr al-jami’ee,alexendria,2008)p:107

3 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البہیۃ من الفتاوی الکویتیہ**،(وزارت اوقاف، کویت، 2015)، 20/8

wahda Al-bahth al-‘lmi,*aldurar al-bahiyyah min al-fatawa al-kuwaitiyyah*(wizart awqaf,Kuwait,2015)20/8

4 بیہقی، ابو بکر احمد، **شعب الایمان**، باب فی حشر الناس، حدیث نمبر:337،(دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1410ھ)، 406/1

Behqī,abu bakar ahmad,*shu’bal-imān*,bab fi hashr al-nas,hadith:337(dar alkutub al’lmiyyah,beruit,1410h)406/1

5 کیلانی، فاتن البوعیشی، **الفصوحات الطبیہ للزوجین قبل ابرام عقد الزواج**،(دار النفائس، اردن، 2011م)، ص:117

kīlani,fatin al-bu’eshi,*alfusuhat al-tibiyyah li al-zwjain qabal ibram ‘qd al-ziwaj* (dar al-nafaes,joardan,2001m)p:117

6 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البہیۃ**، 357/11

Wahda al-bahth al-‘lmī, *Aldurar al-bahiyyah*,357/11

7 سورۃ البقرۃ:27

Al-baqarah:27

8 کیلانی، **الفصوحات الطبیہ للزوجین**، ص:119

kīlani, *alfusūhat al-tibiyyah li al-zwjain*,p:119

9 سورۃ الأعراف:189

Al-a’rāf:189

10 کیلانی، **الفصوحات الطبیہ للزوجین**، ص:132

kīlani, *alfusūhat al-tibiyyah li al-zwjain*, p:132

11 سورۃ النحل:72

Al-nahal:72

12 سباعی، مصطفی بن حسینی، **المرأۃ بین الفقہ والقانون**،(دار الوارق، بیروت، 1999م)، ص، 115/1

Saba’ī, Mustafa bin husaini, *almar,at bain al-fiqh wa al-qanoon* (dār al-wareq,beruit,1999m)p:115/1

13 ابراہیم، عبد الرحمٰن، **الوسیط فی شرح قانون الأحوال الشخصیۃ**،(مکتبۃ دار الثقافۃ، اردن، 1999م)، ص:213

Ibrahīm,’bd ul-Rahman, *alwasīt fi sharh e qanoon al-ahwal al-shakhsia* (maktaba dār al-thaqafah,joardan,1999m)p:213

14 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البہیۃ**، 21/8

Wahda al-bahth al-‘lmī, *aldurar al-bahiyyah*,21/8

15 ابراہیم عبد الرحمٰن، **الوسیط فی شرح قانون الأحوال الشخصیۃ**، ص:213

Ibrahīm,’bd ul-Rahman, *alwaseet fi sharh e qanoon al-ahwal al-shakhsia*,p:213

16 کیلانی، **الفصوحات الطبیہ**، ص:170

kīlanī, *alfusūhat al-tibiyyah li al-zwjain*,p:170

17 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البھیۃ**،21/8

Wahda al-bahth al-‘lmi, *aldurar al-bahiyyah*,21/8

18 زرقاء، أحمد بن شیخ محمد، **شرح القواعد الفقہیہ**، تحقیق، عبد الستار أبوغدہ، (دار القلم، دمشق، 1989م)، ص:26

Zarqā,ahmad bin shekh Muhammad, *sharah al-qawaed al-fiqhiyyah*,(dār al-qalam,demascus,1989m)p:26

19 ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحلیم، **مجموع الفتاوی**، تحقیق، انو الباز، (مصر، دار الوفاء، 1426ھ)،48/20

Ibn e taimiyyah, ahmad bin ‘bd al-halim, *majmoo’ al-fatawa*,(Egypt,dār alwafa,1426h)48/20

20 سورہ ھود:61

Hood:61

21 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البھیۃ**،21/8

Wahda al-bahth al-‘lmī, *aldurar al-bahiyyah*,21/8

22 أیضاً،24/8

Ibid,24/8

23 بیہقی، **شعب الإیمان**، باب فی حشر الناس، حدیث نمبر:337، 406/1

Behqī,abu bakar ahmad,*shu’bal-iman*,bāb fi hashr al-nas,hadith:337(dār alkutub al’lmiyyah,beruit,1410h)406/1

24 ضیاء العمری، اکرم، عصر الخلافۃ الراشدۃ(، مکتبۃ العبیکان، ریاض، س۔ن)،127/1

Zia al-‘umrī,*’asr al-khilāfat al-rashidah*, (maktba al-‘aibkān,Riyadh)127/1

25 ابن أبی شیبہ، أبو بکر عبد اللہ بن محمد، **المصنف فی الحدیث والآثار**، تحقیق، کمال یوسف، کتاب الأطعمۃ، باب من کان یتقی المجذوم، حدیث نمبر:24543، (مکتبۃ الرشد، ریاض، 1409ھ)،142/5

Ibn ,bi shaibah,abu bakar ‘abdullah, *al-musannaf fi al-hadith wa al-athar*,book al-at’imah,bāb man kan iataqi al-majzūm,hadith:24543

26 مالک بن أنس، **الموطا**، تحقیق، محمد مصطفی، کتاب الأقضیۃ، باب القضاء فی المرفق، حدیث نمبر:2758، (مؤسسۃ زید بن سلطان، أبو ظھبی، 2004م)،1078/4

Mālik bin anas, *al-mota*,book, al-,aqdiah,bab al-qada fi al-mirfaq, hadith:2758(mo,sasah zaid bin sultan,abu dhahbi,2004m)1078/4

27 ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم، **الأشباہ والنظائر**، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1980م)،123/1

Ibn-e- nujaim,zain al-‘abidīn,al-, *ashbāh wa al-nazaer*(dar al-kutub al-‘ilmiyyah beruit,1980m)123/1

28 وحدۃ البحث العلمی، **الدرر البھیۃ**،21/8

Wahda al-bahth al-‘lmī, *aldurar al-bahiyyah*,21/8

29 أیضاً،357/11

Ibid,357/11

30 جدیع، **القرارات والفتاوی**، ص:130

Judae’,*al-qararāt wa al-fatāwa*,P:130

31 حماد، **فتاوی أصحاب الحدیث**،2/424

Hammād,*fatawa Ashāb Al-Hadith*,424/2

32 ابن قیم، جوزی، **زاد المعاد**، تحقیق، شعیب الأرؤوط، (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1418ھ)، 5/180

Ibn e qayyem,jozī, *zād al-m’ād*, tahqīq:sho’eb al-Arna,oot,mo,sisat al-risālah,Beruit,1418,180/5